60185 ـ سودی قرض لینے سے توبہ

سوال

میرے مالی حالات بہت سخت ہوئے تو میں نے مجبورا بنك سے قرضہ لیا، کیونکہ میں اپنی شادی کے لیے فلیٹ تیار کرنا چاہتا تھا، یہ علم میں رہے کہ اس فلیٹ میں کوئی ادنی سی بھی فضول خرچی نہیں، یہ فلیٹ بہت ہی چھوٹا ہے، میں مدرس ہوں میری تنخواہ بنك منتقل ہو چکی ہے جس میں سے ہر ماہ کچھ رقم کاٹی، جس کا دورانیہ پانچ برس ہے حتی کہ قرض ختم ہو جائے، اس وقت اڑھائی برس ہو چکے ہیں، میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ بنك جا کر اس قرض کو بند کردوں، کیونکہ جو حادثہ بھی میرے ساتھ ہوتا ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس قرض کی وجہ سے ہوا ہے، لیکن مجھ پر یہ منکشف ہوا ہے کہ ادائیگی والی رقم میری طاقت سے باہر ہے، اس پر مستزاد یہ کہ اس برس میں نے اپنی بیوی اور بیٹے بیٹی کے ساتھ عمرہ کرنے کی نیت کر رکھی ہے تو کیا میرے لیے اپنے بیٹے کی شفایابی کی امید رکھتے ہوئے عمرہ کرنا جائز ہے، اور میں واپس آکر آئندہ گیارہویں مہینہ میں ان شاء اللہ قرض کی ادائیگی کر دونگا، یا مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بنك یا کہیں اور سے سودی قرض لینا جائز نہیں، چاہے اپنی شادی کے لیے گھر کی تیاری کرنا ہی مقصود ہو؛ کیونکہ سود کی حرمت میں یقینی اور موکد تحریم وارد ہے، اور اس پر شدید قسم کی وعید بھی سنائی گئی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو، اور جو سود باقی ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم سچے اور پکے مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل مال تمہارے ہی ہیں، نہ تو تم خود ظلم کرو، اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے البقرة (278 ـ 279).

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور کہا: یہ سب برابر ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" ہر وہ قرض جس ميں زيادہ لينے كى شرط ركھى گئى ہو وہ بغير كسى اختلاف كے حرام ہے، ابن منذر كہتے ہيں: وہ سب اس پر جمع ہيں كہ جب ادھار دينے والا ادھار لينے والے پر زيادہ يا ہديہ كى شرط ركھے، اور اس شرط پر اسے ادھار دے تو اس پر زيادہ لينا سود ہوگا " انتہى

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (6 / 436).

جس شخص نے بھى سود پر قرض ليا ہو اس پر واجب ہے كہ وہ اللہ كے سامنے اس كى توبہ كرتے ہوئے جو كچھ ہو چكا اس پر ندامت كرے، اور پختہ عزم كرے كہ آئندہ اس عظيم گناہ اور خطرناك جرم كا ارتكاب نہيں كريگا، جس ميں بہت شديد قسم كى وعيد سنائى گئى ہے جو كسى اور گناہ كے متعلق نہيں، اللہ تعالى ہميں عافيت سے نوازے.

پھر شرعى طور پر تو آپ كے ليے اصل مال كى ادائيگى لازم ہے، ليكن اس پر جو زيادہ رقم لى جا رہى ہے وہ حرام ہے، آپ پر اس كى ادائيگى لازم نہيں، اور قرض دينے والے شخص كے ليے زيادہ رقم لينى جائز نہيں ہے كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اگر تم توبہ كر لو تو اصل مال تمہارے ہى ہيں، نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائے .

ليكن اگر آپ كو نقصان اور ضرر پہنچنے كا خدشہ ہو، اور آپ سے يہ فائدہ ادا نہ كرنے كى باز پرس ہونے كا ڈر ہو تو آپ اس كى ادائيگى كر ديں اور اس كے ساتھ ساتھ اللہ تعالى كے ہاں توبہ كريں، اور اس عظيم برائى سے كراہت بھى كريں.

شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ميں نے ايك دوست سے سو جنى (مصرى سكہ) اس شرط پر ليے كہ ايك برس بعد اسے ايك سو پچاس واپس كرونگا، اور جب ادائيگى كا وقت آيا تو ميں نے اسے سو روپے دينے كى كوشش كى ليكن وہ مدت كے عوض ميں پچاس زيادہ لينے پر مصر رہا، تو اس زيادہ كا حكم كيا ہے ؟

اور اگر يہ سود ميں شامل ہوتا ہے تو كيا ميں گنہگار ہوں، اور ميں اس سے چھٹكارا كيسے حاصل كر سكتا ہوں، يہ علم ميں رہے كہ ميں نے جو رقم اس سے بطور قرض حاصل كى تھى وہ ميرے مال كے ساتھ مل چكى ہے اب مجھے كيا كرنا ہوگا ؟

شيخ حفظہ اللہ نے جواب ديا:

" اللہ سبحانہ وتعالی نے سود حرام کیا، اور اس پر شدید قسم کی وعید سنائی ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے البقرۃ (275).

حتی کہ اللہ تعالی نے یہاں تك فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو، اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پکے مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ البقرۃ (278 ـ 279).

اور پھر سود کئی انواع و اقسام کا ہے، آپ نے سوال میں جو بیان کیا ہے وہ بھی انہیں اقسام میں سے ایك قسم ہے، وہ یہ کہ فائدہ کے ساتھ قرض لینا؛ کیونکہ شرعی قرض تو قرض حسنہ ہے جو آپ اپنے مسلمان بھائی کو دیں تا کہ وہ اس رقم سے مستفید ہو اور پھر اتنی ہی رقم آپ کو واپس کرے اس میں نہ تو کسی کمی اور نہ ہی زیادتی کی کوئی شرط ہو، یہ قرضہ حسنہ ہوتا ہے.

لیکن جو قرض نفع لائے، یا جس قرض کے پیچھے زیادہ لینے کا مقصد ہو وہ کتاب و سنت اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق حرام ہے، اور ایسا کرنے والے کو شدید قسم کی وعید سنائی گئی ہے، تو واجب یہی ہے کہ جتنی رقم لی گئی تھی وہی واپس کی جائے، لیکن وہ زیادہ رقم جس کی شرط لگائی گئی ہے اور آپ سے لی گئی وہ حرام اور سود ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود پر گواہی دینے والوں پر لعنت کی ہے، تو اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو سود لیتا ہے، اور ان میں سے جس نے بھی سود کھانے پر معاونت کی اس پر بھی لعنت فرمائی ہے، تو آپ نے جو کام کیا ہے وہ کبیرہ گناہوں میں سے ایك کبیرہ گناہ ہے، آپ پر لازم ہے کہ اس سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کریں، اور اس پر یہ لازم آتا ہے کہ جو رقم اس نے آپ سے زیادہ حاصل کی ہے اسے واپس کرے کیونکہ اس کے لیے یہ زیادہ رقم لینی حلال نہیں، اور آپ نے بھی اسے زیادہ رقم دے کر حرام کام کا ارتکاب کیا ہے، آپ پر واجب یہ تھا کہ آپ اسے یہ زیادہ رقم دینے سے باز رہتے....

آپ دونوں نے جو کام کیا ہے وہ صریحا سود ہے، آپ دونوں کو اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرتے ہوئے آئندہ ایسا لین دین کرنے سے باز رہنے کا عزم کرنا چاہیے، اور دوسرے شخص کو چاہیے کہ اس نے جو زیادہ رقم لی ہے وہ

واپس کر دے. واللہ تعالی اعلم" انتہی.

المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (5 / 210).

آپ یہ جان لیں کہ آپ جتنی بھی جلدی اس قرض سے چھٹکارا حاصل کر لیں آپ کے لیے بہتر اور اچھا ہے؛ تا کہ آپ سود کےگناہ اور اس کے اثرات سے محفوظ ہو کر ان سے چھٹکارا حاصل کر سکیں.

اس لیے آپ کے لیے اولی اور بہتر یہی ہے کہ آپ اس کی ادائیگی میں جلدی کریں، اور جو رقم عمرہ پر خرچ کرنی ہے اس میں سے اس قرض کی ادائیگی کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے بیٹے کو شفایابی سے نوازے، اور آپ کی تکلیف اور پریشانی دور فرمائے، اور آپ کو حرام سے بچا کر حلال نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .